بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۱۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۲۵/۶۰	۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۱۴ ہجرت ۱۳۵۰ہش، ۱۴ مئی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۰۹

اخبار احمدیہ 43

ربوہ ۱۳ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۲ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ"

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کل سردرد کی شدید تکلیف رہی۔ اس وقت کمزوری اور ضعف ہے"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۳ ہجرت۔ کل بعد نماز عصر ایوانِ محمود میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی جسمیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی اور ایمان افروز خطاب سے اپنے خدام کو نوازا۔

اس اہم تقریب میں دیگر بزرگان سلسلہ و افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے تمام کارکن اور تحریک جدید، وقفِ جدید، مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نمائندگان بھی مدعو تھے۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ نے صدر انجمن کی طرف سے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی خدمت میں (جو کہ ایک لمبا عرصہ تک بطور ناظر اعلیٰ سلسلہ کی مخلصانہ خدمت بجا لانے کے بعد حال ہی میں فارغ ہوئے ہیں) ایڈریس پیش کیا۔ اس کے جواب میں آپ نے مختصر الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں حضور اقدس نے خطاب فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کرائی (اس تقریب کی تفصیلی روداد انشاء اللہ آئندہ شائع ہوگی)

ربوہ ۱۳ ہجرت۔ کل بعد نماز عصر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لجنہ اماء اللہ کے ہال میں زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ محترمہ امۃ الکریم صاحبہ نے کی محترمہ پروین اختر صاحبہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ اور محترمہ امۃ القدیر ارشاد صاحبہ نے حضور اکرم کی شان میں نعتیہ کلام پڑھا حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا اور محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و شمائل کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر فرمائیں۔ بالآخر دعا پر یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء کو ایک خاص کشش عطا کی جاتی ہے جس سے لوگ انکی طرف کھنچے چلے آتے ہیں

حقیقی تقویٰ اور استقامت کا حصول صاحبِ کشش کی موجودگی کے بغیر ممکن نہیں ہے

"ایک خاص کشش ہوتی ہے جو کہ انبیاء علیہم السلام کو دی جاتی ہے اور تمام پاکیزہ دلوں کو وہ محسوس ہوتی ہے اور جو اس سے متاثر ہوتے ہیں وہ ایک فوق العادت زندگی کا نمونہ دکھلاتے ہیں اور ہیرں کے ٹکڑوں کی طرح اس کشش کی چمک نظر آتی ہے اور جس کو وہ کشش عطا ہوتی ہے وہ الٰہی طاقتوں کا سرچشمہ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نادر اور مخفی قدرتیں جو عام طور پر ظاہر نہیں ہوتیں، ایسے شخص کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہیں اور اسی کشش سے اُن کو کامیابی ہوتی ہے۔ دُنیا میں جس قدر انبیاء آئے ہیں کیا وہ دُنیا کے سارے مکروفریب اور فلسفے سے پُورے واقف ہو کر آتے ہیں جس سے وہ مخلوق پر غالب ہوتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اُن میں ایک کشش ہوتی ہے جس سے لوگ ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں اور جب دُعا کی جاتی ہے وہ کشش کے ذریعہ سے زہریلے مادہ پر جو لوگوں کے اندر ہوتا ہے اثر کرتی ہے۔ اور اس روحانی مریض کو تسلی اور تسکین بخشتی ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو کہ بیان میں ہی نہیں آسکتی اور اصل مغز شریعت کا یہی ہے کہ وہ کشش طبیعت میں پیدا ہو جاوے۔ سچا تقویٰ اور استقامت بغیر اس صاحبِ کشش کی موجودگی کے پیدا نہیں ہو سکتے اور نہ اس کے سوا قوم بنتی ہے۔ یہی کشش ہے جو کہ دلوں میں قبولیت ڈالتی ہے۔ اس کے بغیر ایک غلام اور نوکر بھی اپنے آقا کی خاطر خواہ فرماں برداری نہیں کر سکتا اور اسی کے نہ ہونے کی وجہ سے نوکر اور غلام جن پر بڑے انعام و اکرام کئے گئے ہوں آخر کار نمک حرام نکل آتے ہیں۔ بادشاہوں کی ایک تعداد کثیر ایسے غلاموں کے ہاتھوں سے ذبح ہوتی رہی۔ لیکن کیا کوئی ایسی نظیر انبیاء میں دکھلا سکتا ہے کہ کوئی نبی اپنے کسی غلام یا مرید سے قتل ہوا ہے؟ مال اور زر یا اور کوئی ذریعہ دل کو اس طرح سے قابو نہیں کر سکتا جس طرح سے یہ کشش قابو کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ کیا بات تھی کہ جس کے ہونے سے صحابہؓ نے اس قدر صدق دکھایا اور انہوں نے نہ صرف بت پرستی اور مخلوق پرستی ہی سے منہ موڑا بلکہ درحقیقت اُن کے اندر سے دُنیا کی طلب ہی مسلوب ہو گئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے وہ نہایت سرگرمی سے خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیم تھا۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا ان لوگوں کو دوسروں کی طرح حوائج نہ تھے اور اولاد کی محبت اور دوسرے تعلقات نہ تھے؟ مگر اس کشش نے انکو ایسا مستانہ بنا دیا تھا کہ دین کو ہر ایک شئے پر مقدم کیا ہوا تھا۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۳۶۔۱۳۷۔۱۳۸)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ہجرت ۱۳۵۰ھ ش

ابراہیمی نمونہ اپنانے کی اہمیت

(۲)

بچوں پر اس امر کی اہمیت واضح کرنے کے علاوہ کہ وہ اپنے آپ کو ابراہیمی نسل بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کے بڑوں کو بھی اس بارہ میں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور انہیں پوری مستعدی اور جانکاہی سے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضورؓ نے تربیت اولاد کا فریضہ پوری تندہی سے ادا کرنے اور اس امر کا خاص اہتمام کرنے پر زور دیا کہ ہم میں نسلاً بعد نسلٍ ابراہیمی برکات چلتی چلی جائیں تا ان برکات کے طفیل غلبۂ اسلام کی مہم ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں تیز سے تیز تر ہوتی چلی جائے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"ابراہیمؑ کی نسل میں بھی ان کے ایک بیٹے سے بارہ امام بنے تھے اسی طرح حضرت علیؓ سے بھی بارہ امام پیدا ہوئے۔ مگر کتنا افسوس ہے کہ بعض مخلص لوگ فوت ہوتے ہیں تو ان کے بیٹے ہی خراب ہو جاتے ہیں اور بعض کا پوتا خراب ہو جاتا ہے مگر علیؓ کے اندر کیا ابراہیمی ایمان تھا اور خود ابراہیمؑ کے اندر کیسا ایمان تھا کہ بارہ نسلوں تک برابر ان میں یہ ذمہ داری کا احساس چلتا چلا گیا کہ ہم نے دین کی خدمت کرنی ہے۔ اگر تمہارے بچے بھی یہ ارادہ کر لیں تو پھر کوئی فکر نہیں۔ بڈھوں نے تو آخر مرنا ہے۔ خدا تعالیٰ نے آدمؑ کے زمانہ سے لے کر آج تک ہر ایک کے لئے موت مقرر کی ہوئی ہے مگر جب یہی بچے (عقل اور ایمان میں) بڈھے بن جائیں گے تو پھر کوئی فکر نہیں ہوگی کہ دین کا کیا بنے گا۔ یہی دس سال کے بچے ایسے طاقتور پہاڑ بنیں گے کہ اگر دنیا ان سے ٹکرائے گی تو دنیا کا سر پاش پاش ہو جائے گا۔ یہ اپنے مقام سے نہیں ہٹیں گے اور احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا کے رہیں گے۔" (الفضل ۱۰ فروری ۱۹۵۶ء)

آخر میں حضورؓ نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ اپنی اولادوں کو کس طرح ابراہیمی برکات کا حامل بنایا جا سکتا ہے اس کے ایک بنیادی ذریعہ پر بہت روح پرور انداز میں روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ وہ بنیادی ذریعہ دعا ہے جسے خود حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اختیار فرمایا اور وہ ہے دعا۔ دعا اور دعا۔ یہ صحیح ہے کہ اگر ہم تربیت کے دیگر ذرائع پر زیادہ زور دیں اور خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال رہے تو ہم زیادہ سے زیادہ اپنی اولاد کی تربیت کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ہماری یہ مساعی آئندہ نسلوں کی تربیت کی ضامن نہیں بن سکتیں لیکن دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ تربیت کے دیگر ذرائع کے ساتھ ساتھ اس ذریعہ پر زیادہ زور دینے کے نتیجہ میں ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کو اس رنگ میں جذب کرنے والے بن سکتے ہیں کہ وہ ہماری تضرعات کو قبول فرماتے ہوئے ہماری بارہ کیا بارہ ہزار نسلوں کو ابراہیمی ایمان اور ابراہیمی برکات کا وارث اور حامل بناتا چلا جائے۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ سارے کام دعاؤں سے ہو سکتے ہیں ہمارے اختیار میں تو خود اپنا دل بھی نہیں ہوتا لیکن خدا کے اختیار میں ہمارا بھی دل ہے اور ہماری اولادوں کا بھی دل ہے اور اولادوں کی اولادوں کا بھی دل ہے۔ ہمیں تو دس بارہ نسلیں کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کیونکہ نظر تو یہ آتا ہے کہ بارہ تک پہنچنا بھی ہمارے اختیار میں نہیں اگر یہ دریا کی لہر ہمارے دہانے میں سے گزرے تو خبر نہیں بارہ نسلوں تک پہنچے گی بھی یا نہیں۔ مگر خدا کی یہ طاقت ہے کہ وہ بارہ ہزار نسلوں تک پہنچا دے۔ اس لئے آؤ ہم خدا سے دعا کریں کہ وہ اس جلسہ کو بابرکت کرے اور اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو ہزاروں پشتوں تک دین کا بوجھ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیشہ ان میں ایسے کامل انسان پیدا ہوں جو اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق رکھنے والے ہوں اور اس کے دین کی اشاعت کرنے والے ہوں تا کہ احمدیت اور اسلام کا پیغام دنیا میں پھیل جائے اور ہم خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جائیں، اپنی طاقت سے نہیں، اپنی قوت سے نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیونکہ یہ طاقت خدا ہی میں ہے ہم میں نہیں۔ ہمارا دعویٰ کرنا باطل ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر ہماری اولاد میں سے کسی کو خدمتِ دین کی توفیق ملتی ہے تو ہماری وجہ سے نہیں ملتی خدا کی وجہ سے ملتی ہے۔ ہم میں اس کی توفیق نہیں ہے۔ اگر ہم میں توفیق ہوتی تو ہم اپنی ساری اولادوں کو ٹھیک کیوں نہ کر لیتے۔" (ایضاً)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم میں سے عمر رسیدہ احباب کو بھی نیز نوجوانوں اور بچوں کو بھی بلا استثناء سبھی کو اللہ تعالیٰ کے منشاء اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاکیدی ہدایت کے بموجب ابراہیمی ایمان سے مالا مال ہونے ابراہیمی نمونہ کو اپنانے اور ابراہیمی برکات سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور تربیت اولاد کے جملہ اسلامی طریقوں اور ان میں سے بھی بالخصوص دعا کے بنیادی اور انتہائی اہم ذریعہ کو اختیار کرنے کی توفیق سے نوازے کہ ہماری اولاد در اولاد کو ابراہیمی برکات کا وارث بناتا چلا جائے تا ہمیشہ ہی ان کے ذریعہ اسلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچتا رہے اور ہمیشہ ہی اسلام دنیا میں غالب رہے اور اس کا یہ غلبہ قیامت تک کبھی زوال پذیر نہ ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا انتہائی بلندی پر قیامت تک پوری شان اور عظمت کے ساتھ لہراتا رہے۔ آمین۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

تیری خوشبو ہے ترا رنگ ہے فطرت کا مزاج
وقت پہ چھاپ ہے تیری، نہ کوئی کل ہے نہ آج

تجھ سے نسبت ہو تو ہے موت بھی جینے کی دلیل
زندگی لمحہ بہ لمحہ تجھے دیتی ہے خراج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○

تُو نہ ہوتا تو نہ ہوتا کہیں دُنیا کا وجود
تجھ کو لولاک کہا اور ہوئی ہر شے موجود

کس زباں سے میں کروں مدح سرائی تیری
تیری خاطر تو فرشتے بھی ہوئے محوِ درود

○

نوعِ انساں کا رُخ موڑ دیا ہے تُو نے
رشتۂ خلقِ خدا جوڑ دیا ہے تُو نے

زندگی اپنی بسر کر کے نہایت سادہ
کبر و پندار کا بُت توڑ دیا ہے تُو نے

○

ایسے گرتے ہوئے انساں کو اُٹھایا تُو نے
ذرّے ذرّے کو مہ و مہر بنایا تُو نے

اپنے اعزاز سے اُمّت کو بھی عزت بخشی
ہم بڑھے، جب بھی قدم آگے بڑھایا تُو نے

○

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶۸

تلاوت قرآن کریم کے آداب

(سُلطان احمد پیر کوٹی)

"قرآن" کے لفظ ہی کے یہ معنے ہیں کہ وہ کتاب جو زیادہ سے زیادہ پڑھی جائے۔ گویا اس لفظ میں ہی خدا تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے کہ اے مسلمانو! تم اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرو۔ اور پھر اس کی تلاوت کیوں نہ کی جائے کہ یہ ہمارے ربّ کریم اور ہمارے محبوب پیدا کرنیوالے کا ایسا کلام ہے جو اپنے اندر ہر قسم کی برکات لئے ہوئے ہے اس میں مسلمانوں ہی کے لئے نہیں دوسری اقوام کے لئے بھی خیر ہی خیر ہے۔ اس خیر سے وافر حصہ لینے کے لئے اس کی تلاوت کرتے رہنا ضروری ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ (مسلم)

جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور اس کے درس و تدریس میں لگے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر اپنی سکینت اور اطمینان نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو ڈھانپے رکھتی ہے۔ فرشتے ان کو گھیرے رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

یہ زمانہ جو احیاء دین اور قیام شریعت کا زمانہ ہے اس میں قرآن کریم سیکھنے پڑھنے اور پڑھانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی شان کو پُر زور طور پر بیان کر کے لوگوں کو اس قیمتی خزانہ کی طرف متوجہ کیا ہے آپ کے خلفاء نے بھی اس طرف بار بار جماعت کی توجہ کو پھیرایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"قرآن شریف پڑھا کرو۔ آخر وہ بھی خدا کی ایک چٹھی ہے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۸ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

"ہماری کوئی انجمن ہو اس کا پروگرام قرآن کریم ہی ہے اور جب ہر ایک احمدی یہی سمجھتا ہے کہ قرآن کریم میں سب ہدایات دیدی گئی ہیں اور ان میں سے کوئی بھی مفر نہیں۔ تو اس کے سوا اور کوئی پروگرام ہو ہی کیا سکتا ہے۔"

(الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی تعلیم کا ایک خاص منصوبہ جماعت کے سامنے پیش کیا اور جماعت پر زور دیا ہے کہ وہ اس منصوبہ پر عمل کرے اور جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن شریف نہ جانتا ہو۔ آپ فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم کا سیکھنا، جاننا، اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قرب الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں از بس ضروری ہے اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے پس میں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو اور جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو" (الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

پس جماعت احمدیہ کو قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے پر خاص زور دینا چاہیئے تا وہ مقصد پورا ہو جس کیلئے وہ قائم کی گئی ہے۔

جس طرح دُنیا میں ہر کام کے کچھ آداب ہوتے ہیں مثلاً کھانے پینے کے آداب ہیں سونے کے آداب ہیں۔ لباس پہننے کے آداب ہیں نہانے دھونے کے آداب ہیں اسی طرح تلاوت قرآن کریم کے بھی بعض آداب ہیں بعض ایسی باتیں ہیں جن کی تلاوت کے وقت مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ انسان ان برکات اور افضال سے محروم رہ جائے جو اس پاک اور بے نظیر کتاب کی تلاوت سے حاصل ہوتی ہیں۔ اس فرصت میں بعض ایسی باتوں کا ذکر کیا جائے گا جن کا تلاوت کے وقت مدنظر رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ استعاذہ

تلاوت قرآن کریم سے پہلے استعاذہ یعنی اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھنا ضروری ہے۔ دُنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ چور وہیں آتا ہے جہاں دولت ہو اور اس سے مقابلہ کرنے کی فکر ہوتی ہے جس سے خطرہ ہو قرآن کریم بھی ایک خزانہ ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس کے ہر فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے اس خزانہ کو چرانے کے لئے شیطان ہر دم کوشش میں لگا رہتا ہے اور چونکہ قرآن کریم ہی وہ ہتھیار ہے جس سے شیطان کا سر کچلا جاتا ہے اس لئے وہ اور اس کے ساتھی پوری کوشش کرتے ہیں کہ لوگوں کو اس سے دور رکھیں سو شیطان کے حملہ سے بچنے کے لئے قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھنا ضروری ہے قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے استعاذہ ضروری ہے۔ چنانچہ سورۃ النحل میں ہے۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
(آیت ۹۹)

جب تو قرآن پڑھنے لگے تو دھتکارے ہوئے شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

۲۔ تسمیہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر کام جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے اس میں برکت نہیں ہوتی اور اسلام میں یہ سنت ٹھہر گئی ہے کہ ہر ایک کام کے ابتداء میں بطور تبرک اور استمداد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لی جاتی ہے پھر قرآن کریم کے شروع میں اور پھر ہر صورت کے شروع میں اس آیت کے نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم پڑھنے سے پہلے اس ذات کی مدد طلب کی جاتے جو تمام صفات کاملہ کی جامع ہے اس لئے ضروری ہے کہ تلاوت قرآن کریم سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لی جائے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عام مادی کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ آپ فرمایا کرتے

اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ۔ (ابوداؤد)

کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے تو اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کرے یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لے۔ اور قرآن کریم تو آسمانی مائدہ ہے اور عظیم روحانی غذا ہے اس لئے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا پڑھنا بہت ضروری ہے۔

۳۔ پاکیزگی اور صفائی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (واقعہ)

قرآن کریم کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو پاک و صاف ہوتے ہیں۔

گو اس آیت میں چھونے سے یہ مراد ہے کہ قرآن کریم کے علوم صرف انہی لوگوں پر کھلتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے نزدیک پاک و صاف ہوں لیکن اس آیت سے یہ بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ قرآن کریم کو وہی لوگ چھوئیں جو پاک و صاف ہوں سو قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے جسم کو صاف کر لینا ضروری ہے پھر جس جگہ قرآن کریم کی تلاوت کی جائے وہ بھی صاف ہو۔ انسان جنبی ہو۔ جسم پر آلودگی ہو یا خیالات میں کسی وقت پاکیزگی نہ ہو وہ قرآن کریم کو نہ چھوئے۔ عورتیں جن دنوں میں نماز سے مستثنیٰ قرار دی گئی ہیں ان دنوں میں قرآن کریم کو نہ چھوئیں۔

۴۔ ماحول پُرسکون اور پاکیزہ ہو

قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے کا پاک و صاف اور پرسکون ہونا بھی ضروری ہے جہاں تلاوت کرنی مقصود ہو۔ وہاں شور وغیرہ نہ ہو۔ گانا بجانا نہ ہو کیونکہ اس سے قرآن کریم کی طرف پوری توجہ نہیں ہوتی جس کی وجہ سے انسان قرآن کریم کی برکات سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

اے لوگو جب قرآن پڑھا جا رہا ہو تو اسکو سنا کرو اور چپ رہا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

ایک دوسری جگہ فرمایا۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا۔ (احقاف ۳۰)

اور جب ہم جنوں میں سے کچھ لوگوں کو تیری طرف پھیر کر لے آئے جو قرآن سننے کی خواہش رکھتے تھے پس جب وہ مجلس قرآن خوانی میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا چپ ہو جاؤ اور توجہ سے سنو۔ ان آیات میں جہاں تلاوت کرنیوالوں کے پاس موجود لوگوں کو یہ ہدایت ہے کہ وہ توجہ سے قرآن کریم کی آیات سنیں اور خاموش رہیں تا تلاوت کرنیوالے کی توجہ دوسری طرف منعطف نہ ہو وہاں تلاوت کرنیوالے کیلئے بھی یہ ہدایت معلوم ہوتی ہے کہ تلاوت کرنے سے پہلے وہ یہ دیکھ لے کہ اسکے اردگرد شور و غوغا نہ ہو تا اس کی توجہ قائم رہے۔

۵۔ خیالات کی پاکیزگی

قرآن کریم پڑھنے کے وقت انسان کو اپنے خیالات پاک اور صاف رکھنے چاہئیں۔ تلاوت کرنے والا زود رنج نہ ہو۔ کینہ و حسد میں مبتلا نہ ہو۔ غیظ و غضب کا شکار نہ ہو کہ یہ چیزیں بھی قرآنی برکات کے حصول میں روک بن جاتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

زود رنج۔ کینہ پرور اور غصہ والی طبائع کے ساتھ قرآن شریف کی مناسبت نہیں اور نہ ایسوں پر قرآن کریم کھلتا ہے۔ (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۱ء)

۴ **لحن و غناء** قرآن کریم کی تلاوت خوش الحانی سے کرنی چاہیئے۔ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (مزمل)

اور قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھا کر۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ (دارمی)

قرآن کریم کو اپنی آوازوں کے ساتھ مزین کرو
ایک اور روایت میں ہے کہ

حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ
فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ
الْقُرْاٰنَ حُسْنًا (دارمی)

قرآن کریم کو اپنی آوازوں کے ساتھ حسین بناؤ کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حسن میں زیادتی پیدا کرتی ہے۔

ابوداؤد نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ مِنَّا

جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ

"خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا عبادت ہے" (الحکم ۱۵ مارچ ۱۹۰۳ء)

لیکن یاد رہے کہ اس غناء اور لحن سے مراد عام موسیقی والا غناء اور لحن نہیں بلکہ اس سے مراد وہ لحن و غناء ہے جس میں سوز اور رقت پائی جائے اس سے خشیت اللہ کا علم ہو سننے والا آواز سے تلاوت کرنے والے کے خشوع و خضوع کا احساس کرے۔ اگر قرآن کریم پڑھتے وقت انسان پر خشیت اللہ طاری نہیں ہوتی صرف ظاہری طور پر وہ قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھے تو اس سے زیادہ فائدہ نہیں ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اِنَّ اَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا
بِالْقُرْاٰنِ الَّذِيْ اِذَا سَمِعْتُمُوْهُ
يَقْرَءُ حَسِبْتُمُوْهُ يَخْشَى اللّٰهَ (ابن ماجہ)

قرآن کریم پڑھنے والوں میں سے سب سے بہتر اور عمدہ آواز اس شخص کی ہے جسے تلاوت کرتے سن کر تم یہ خیال کرو کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے

صحت الفاظ

تلاوت قرآن کریم میں صحت الفاظ کا خیال رکھنا ضروری ہے کیونکہ عربی زبان میں اعراب کی تبدیلی کی وجہ سے الفاظ کے معانی بدل جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک لفظ کے آخر میں زبر کی بجائے پیش یا پیش کی بجائے زیر پڑھنے سے معانی میں اس قدر فرق پیدا ہو جاتا ہے کہ کفر لازم آجاتا ہے۔ علماء اسلام نے بعض آیات قرآنیہ کے متعلق لکھا ہے کہ ان میں فلاں لفظ پر زبر کی بجائے پیش یا پیش کی بجائے زیر پڑھنے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ ایمان کا تعلق انسان کے قلب سے ہے اور اعمال کے نتیجہ میں نیات کا بڑا دخل ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اعراب کی تبدیلی معانی میں بڑا فرق پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے تلاوت قرآن کریم کے وقت اعراب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ پوری کوشش کی جائے کہ اعراب میں فرق نہ آئے۔

بعض خاص اوقات میں تلاوت قرآن کریم

بعض خاص اوقات میں تلاوت قرآن کریم سے خاص کیفیات پیدا ہوتی ہیں ان سے فائدہ اٹھانا انسان میں ایمانی حرارت پیدا کرتا ہے مثلاً رات پرسکون ہوتی ہے ماحول پر خاموشی طاری ہوتی ہے انسانی توجہ کو ہٹانے والے عوامل موجود نہیں ہوتے اگر اس وقت قرآن کریم کی تلاوت کی جائے تو انسانی دل و دماغ پر اس کا خاص اثر ہوتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ قِرَاءَةَ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ
وَذٰلِكَ اَفْضَلُ (ابن ماجہ)

رات کو تلاوت قرآن کریم کے وقت خدا تعالےٰ کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت تلاوت قرآن کریم زیادہ فضیلت کی حامل ہوتی ہے۔

پھر صبح کا وقت ہے اس وقت انسان کی طبیعت ہشاش بشاش ہوتی ہے۔ رات کو آرام کر لینے کی وجہ سے انسانی اعضاء تازہ دم ہوتے ہیں نسیم صبا انسانی دل و دماغ کو تازہ کر دیتا ہے اور انسانی طبیعت ایک جوش ولولہ اور عزم اپنے اندر پاتی ہے اس وقت تلاوت قرآن کریم خاص لطف دیتی ہے۔ قرآن کریم نے بھی فرمایا ہے

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا

صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول عمل ہے۔

غرض مختلف اوقات انسانی طبیعت پر مختلف اثرات ڈالتے ہیں۔ تلاوت قرآن کریم کرتے وقت ان کا خیال رکھا جائے تو طبیعت میں خاص سرور اور انبساط پیدا ہوتا ہے۔

غم کی حالت

قرآن کریم کی تلاوت غمناک آواز میں کرنی چاہیئے۔ انسان پر رقت طاری ہو خشیت اللہ اس میں پائی جائے حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِالْحُزْنِ فَاِنَّهٗ نَزَلَ بِالْحُزْنِ (کنز العمال) قرآن کریم کو غم کی حالت میں پڑھو کیونکہ یہ غم کی حالت میں نازل ہوا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ نَزَلَ بِالْحُزْنِ
فَاِذَا قَرَأْتُمُوْهُ فَابْكُوْا
فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا (ابن ماجہ)

یہ قرآن غم کی حالت میں نازل ہوا ہے پس جب تم اسے پڑھو تو تم رونے کی کیفیت اپنے پر طاری کرو اور اگر تم فی الواقعہ رو نہ سکو تو بناوٹی طور پر رونے کی کوشش کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"ایک حدیث میں ہے کہ قرآن جو دیا گیا ہے غم کی حالت میں دیا گیا ہے پس تم بھی اس کو غم کی حالت میں پڑھو" (الحکم ۷ ستمبر ۱۹۰۲ء)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ
وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ۔ قَالَ اِنِّيْ
اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ
فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ
حَتّٰى جِئْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ
فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ
بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى
هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا - قَالَ
حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ
اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔ (بخاری)

مجھے قرآن کریم سناؤ میں نے حیران ہو کر عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کو قرآن سناؤں حالانکہ قرآن کریم آپ پر نازل ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرے سے قرآن کریم سننا مجھے بہت اچھا لگتا ہے تب میں نے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید الخ تو فرمایا بس کرو اتنا ہی کافی ہے جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے

قرآن کریم سجدہ اور رکوع کی حالت میں نہیں پڑھنا چاہیئے

قرآن کریم خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور بڑی عظمت و شان رکھتا ہے اسے سجدہ اور رکوع کی حالت میں نہیں پڑھنا چاہیئے کیونکہ سجدہ اور رکوع کی حالتیں فروتنی اور عاجزی کی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلَا وَاِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَأَ
الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا (مسلم)

سنو! مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ میں حالت سجدہ یا حالت رکوع میں قرآن کریم پڑھوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"سجدہ اور رکوع فروتنی کا وقت ہے اور خدا کا کلام عظمت چاہتا ہے" (فتاویٰ احمدیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"سجدہ عبودیت اور ذلت کا مقام ہے اس موقع پر کلام الٰہی نہیں پڑھنا چاہیئے" (الفضل)

احکام قرآنیہ پر عمل کرنے کا عہد

"تلاوت کرتے وقت جو احکام خداوندی سامنے آئیں تلاوت کرنے والے کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ ان پر عمل کرتا ہے یا نہیں اگر وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ ان احکام پر عمل نہیں کر رہا تو اُسے آئندہ ان پر عمل کرنے کا عہد کر لینا چاہیئے۔ تلاوت قرآن کریم اس صورت میں کہ احکام قرآنیہ پر عمل نہ کیا جائے خدا تعالےٰ کو ناپسند ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے

رُبَّ تَالٍ لِّلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ

(مکتوبات ربانی)

بہت سے تلاوت کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جو قرآن کریم تو پڑھتے ہیں لیکن جو احکام وہ اس میں پڑھتے ہیں ان پر عمل پیرا نہیں ہوتے ایسے تلاوت کرنے والوں پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔

تلاوت کرتے وقت احکام قرآنیہ کی حکمت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

قرآن کریم غور، تدبر اور تفکر سے پڑھنا چاہیئے۔ اس کے احکام کی حکمت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اس کے معارف کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنا چاہیئے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھا جائے تا یہ معلوم ہو کہ قرآن کریم کہتا کیا ہے۔ اس کے اوامر و نواہی سے واقفیت ہو۔ پس ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم ناظرہ سیکھنے کے بعد قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے اس کے اوامر و نواہی کی حکمت و فلسفہ سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرے۔ تا وہ اس کے برکات و معارف سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھو ...... قرآن کریم کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالےٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو" (الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۳ء)

"میں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کو کشفِ حقائق کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ بدوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہو سکتا اور میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کے لئے مامور کیا ہے اس لئے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر" (الحکم ۲۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

(باقی) ش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہر احمدی کے دل سے یہ آواز اٹھنی چاہیئے کہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ۔ اے خدا تیری مدد کب آئیگی۔ ہم نے تیرے دین کی ترقی کے خواب اس وقت دیکھنے شروع کئے تھے جب یہ صدی شروع ہوئی تھی اور اب تو یہ صدی بھی ختم ہونے والی ہے۔ مگر ابھی تک ہماری امیدیں بر نہیں آئیں اور کفر دنیا میں قائم ہے۔ اے خدا تو اپنی مدد بھیج تا ہم اپنی زندگیوں میں ہی وہ دن دیکھ لیں کہ اسلام دنیا پر غالب آجائے ..... اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں مسجدیں بن جائیں۔ اور اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کی آوازوں سے سارا یوروپ اور امریکہ گونج اٹھے"

اس مبارک دن کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہر احمدی کا پہ واجب ہے۔ کیونکہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کی آواز دل سے اسی وقت نکلتی ہے جب کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی قربانیاں پیش کر چکا ہو۔

بکوشید اے جواناں تا بہ دین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ سال ۱۳۴۹ ھش / ۱۹۷۰ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:

(ا) خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی کے لئے قرآن کریم ناظرہ کو معیار قرار دیا جائے۔

(ب) شہری مجالس پر اس معیار کا اطلاق فوراً ہو

(ج) دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق تین سال بعد ہو

(د) تین سال بعد شہری مجالس کے عہدیداران کے تقرر کے لئے کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہو۔ دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق ۱۳۵۲-۵۳ ھش / ۱۹۷۳-۷۴ سے ہوگا نیز اس سال سے شہری مجالس کے عہدیداران کے لئے ترجمہ قرآن کریم جاننا ضروری ہوگا"

چونکہ قائدین مجالس کے انتخاب برائے سال ۱۳۵۰-۵۱ ھش / ۱۹۷۱-۷۲ اسی سال ہو رہے ہیں۔ اسلئے جملہ قائدین مجالس ابھی سے ان قواعد کے مطابق تیاری شروع کر دیں۔ تا انتخاب کے وقت سہولت ہو۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قرارداد تعزیت

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ مکرم مرزا احمد حسین صاحب چغتائی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ... کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا اور اس کے لئے آپ کوئی موقع فروگذاشت نہ کرتے تھے اور اس کے لئے مختلف موضوعات پر ٹریکٹ وغیرہ شائع کروا کر بھی تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ خدمت خلق کرنا بھی آپ کا ایک امتیازی وصف تھا۔ آپ بڑی عمر ہونے کے باوجود ہر ضرورت مند کی حاجت براری کے لئے مستعد رہے۔ غرضیکہ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔

ہم ممبران مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ اس سانحہ پر مرحوم کے جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللہم آمین۔

ہم ہیں ممبران مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

الحمد للہ ربوہ میں سائنس بلاک جامعہ نصرت کی تکمیل ہو چکی ہے اس کے لئے رقم قرض لیکر دی گئی ہے۔ پچھتر ہزار روپے جمع کرنے کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا تھا لیکن ابھی تک صرف ۵۵۰۰۰ کا چندہ جمع ہوا ہے اور ۲۰۰۰۰ روپے جمع کرنا ابھی مستورات کے ذمہ ہے جس رفتار سے چندہ آرہا ہے اس طرح تو کئی سال اسی چندہ میں لگ جائیں گے۔ صاحب استطاعت خواتین جو تین سو چندہ دے سکتی ہیں وہ یکمشت تین صد روپے بھجوائیں ان کے نام کندہ کروا دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ یہ چندہ جلد ختم کریں تا دوسرے کاموں کی طرف توجہ دی جا سکے۔ میرے گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ وصول ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ اس وقت تک صرف ساٹھ خواتین ایسی ہیں جن کا چندہ تین سو یا تین سو سے زائد ہے۔

محترم پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت از طرف والدہ صاحبہ مرحومہ قسط نمبر ۵
کل ادائیگی ۱۵۰/- ۳۰/-
مس جنجوعہ صاحبہ ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز مڈل سکول لونگووال
کل ۲۲۳/۵۰ ۸۲/-
سکینہ عثمان صاحبہ باب الابواب ربوہ ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ حاجی محمد منشی صاحب لائلپور ۲۰/-
بیگم کیپٹن نثار احمد صاحب لاہور ۹/-
بیگم صاحبہ میجر عبد القادر خان صاحب کوئٹہ ۳۰۰/-
نعیمہ شکیل صاحبہ کراچی ۳۰۰/-
زینب خاتون صاحبہ مرحومہ اہلیہ
محمد حمید احمد صاحب کراچی ۳۰۰/-

اقبال بیگم ملک جمیل احمد صاحب کراچی ۱۰۷/-
مکرمہ مائی حاجن مرحومہ بذریعہ ستانی جی صاحبہ ۱/-
لجنہ نور نگر فارم ضلع تھرپارکر سندھ ۵۳/۰۷
لجنہ نوشہرہ کینٹ ۷/-
لجنہ کراچی ۲۹/۷۵
بہاولپور چھاؤنی ۱۷/-
لجنہ کنری سندھ ۶/-
لجنہ کراچی ۱۰/-
لجنہ اوکاڑہ ۱۲/۷۶
" لاہور ۳۶/-

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اعلانات دار القضاء

محترمہ رمضان بی بی صاحبہ کی درخواست خلع کی سماعت ۱۵ بوقت ۸ بجے صبح دفتر ہذا میں خاکسار کرے گا۔ چونکہ مستری علم دین صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اسلئے بذریعہ اخبار الفضل ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ تاریخ مذکورہ پر پیروی مقدمہ کے لئے پہنچ جائیں۔ مدعا علیہ مستری علم دین صاحب اپنی طرف سے ایک سمجھدار صاحب فہم حکم کو ہمراہ لائیں تا وہ مدعیہ کے حکم سے مل کر فریقین کے درمیان کوئی صلح کی راہ پیدا کریں۔ اگر مذکورہ تاریخ پر مستری صاحب حاضر نہ ہوئے تو حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ناظم دار القضاء

۲۔ مکرم شیخ لطیف الرحمٰن صاحب کوارٹر ۳۔ صدر انجمن احمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ کلیم الرحمان صاحب کارکن کو انتقال ہو گیا ہے۔ مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ ۱۶۶/۱۱۸-۱۰۷ میں مبلغ ۱۶۵۸/۱۰ جمع ہیں۔ اس میں سے ۱/۳ حصہ جائیداد وضع کر کے بقیہ رقم ۱۵۸۲-۲۹ مرحوم کے وارثان میں بحصص شرعیہ تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

علاوہ ازیں مرحوم کی چھبیس دن کی پنشن مبلغ ۲۰/۰۲ روپے صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ واجب الادا ہے وہ بھی مرحوم کے وارثان میں تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں

نیز علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں
ا۔ شیخ لطف الرحمٰن صاحب (۲) امۃ الاعلیٰ بیگم صاحبہ
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے
تیار کردہ
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

نبی پر جو کلام اُترتا ہے وہ اسکے دل پر نازل ہوتا ہے اور اس کا عمل اسکے مطابق ہوتا ہے

مگر فلاسفروں کے خیالات کا نزول انکے دماغوں پر ہوتا ہے اور وہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ "فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ" (البقرہ) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا وہ اس وجہ سے اُس سے عداوت کرتے ہیں کہ اس نے قرآن مجید کو تیرے دل پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے نازل کیا ہے۔

اس جگہ فَإِنَّهُ، إِنَّهُ کے معنوں میں ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ اس وجہ سے جبریلؑ سے عداوت کرتے ہیں کہ اس نے یہ کتاب کیوں نازل کی۔ حالانکہ یہ ایسی کتاب ہے جو اپنے اندر کئی قسم کی خوبیاں رکھتی ہے اور جن کو دیکھتے ہوئے اس سے دشمنی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

اس جگہ یہود کے مذکورہ بالا شبہ کے ازالہ کیلئے اللہ تعالیٰ نے چار جواب دئے ہیں۔ پہلا جواب تو یہ دیا ہے کہ کوئی فرشتہ اپنی طرف سے کلام نازل نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کا نزول اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہوتا ہے۔ پس خواہ کوئی فرشتہ کلام نازل کرنے والا ہو۔ جبرائیل ہو یا میکائیل جسے وہ اپنا دوست سمجھتے ہیں بہرحال کلام نازل کرنے والا تو خدا ہے اور اس کے کلام پر فرشتہ کی دشمنی کا کوئی اثر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ کلام لانے والے کے فرق سے کلام میں فرق نہیں آسکتا پس اگر کسی قومی روایت کی وجہ سے جبرائیل سے نفرت بھی ہو تو اس کلام سے نفرت کس طرح جائز ہو سکتی ہے جو وہ لاتا ہے وہ کلام تو بہرحال اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اور اس کا قبول کرنا ضروری ہوگا۔

باقی رہا یہ کہ جبرائیل اسے کیوں لایا۔ میکائیل کیوں نہیں لایا۔ سو جبرائیل نے اسے خود نازل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نازل کیا ہے۔ اور جب خدا کے حکم سے اس نے اسے اتارا ہے تو اس سے دشمنی کیسی؟ اس نے تو خدا کے حکم کی تعمیل کی ہے۔

اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے اس کلام کی برتری اور اس کی فضیلت کی ایک یہ بھی دلیل دی ہے کہ یہ تعلیم اس نبی کے دل پر اتاری گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اس تعلیم نے اس کے جذبات کو اس کے تابع کر دیا ہے۔

اس جگہ فلاسفروں کے خیالات اور نبیوں کے کلام میں یہ فرق بتایا گیا ہے کہ نبی پر جو کلام اترتا ہے وہ اس کے دل پر نازل کیا جاتا ہے مگر فلاسفر کے خیالات کا نزول اس کے دماغ پر ہوتا ہے۔ فلاسفر بھی اچھی باتیں کہتا ہے۔ مگر اس کے جذبات اس کے افکار کے تابع نہیں ہوتے اور وہ جو کچھ کہتا ہے اُس کے مطابق اس کا عمل نہیں ہوتا لیکن نبی پر جو کلام نازل ہوتا ہے۔ اس کا عمل اس کے مطابق ہوتا ہے۔ انگریزوں میں کئی بڑے بڑے فلاسفر گذرے ہیں جن کی کتابیں اخلاقی باتوں سے بھری ہوئی ہیں۔ لیکن ان کا عمل دیکھکر انسان کو سخت مایوسی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے فلسفہ کا نزول دماغ پر ہوتا ہے اور کلام الٰہی کا قلب پر۔ جس کی وجہ سے کلام الٰہی انسان کی زندگی کو پاک کر دیتا ہے۔ لیکن ایک فلاسفر کا فلسفہ اس کے دل کو پاک نہیں کر سکتا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جبریل نے اس کلام کو تیرے دل پر نازل کیا ہے۔ یعنی اس نے اس کلام کو تیرے جسم اور روح کے ذرہ ذرہ میں داخل کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ تو خود قرآن ہو گیا ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ تو آپ نے فرمایا كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ (مجمع البحار جلد اول ص ۳۳) کہ آپ کے اخلاق معلوم کرنے ہوں تو قرآن کریم پڑھ کر دیکھ لو۔ جتنی باتیں قرآن کریم میں لکھی ہیں وہ سب آپ میں پائی جاتی تھیں

غرض نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ میں جہاں یہ جواب دیا گیا ہے کہ جبریل نے یہ کلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اتارا ہے اس میں اس کی مرضی کا کوئی دخل نہیں کہ یہ کہا جائے کہ اس نے تم سے دشمنی کی وجہ سے کسی اور پر وحی نازل کر دی ہے۔ وہاں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب مطہر کا ذکر فرما کر اس طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ تمہارا یہ خیال کہ جبرئیل نے تمہاری دشمنی کی وجہ سے بنی اسمٰعیل کے ایک فرد پر یہ کلام بلاوجہ نازل کر دیا ہے غلط ہے یہ کلام اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی شخص پر نازل کیا ہے جو اس عظیم الشان امانت کا سب سے زیادہ اہل تھا۔

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ)

جماعت ہشتم کے محکمانہ امتحان میں ہمارے سکول کی شاندار کامیابی

ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی جماعت ہشتم کا نتیجہ محکمانہ امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سو فی صدی رہا تمام بچے فسٹ اور سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ اول پوزیشن حاصل کرنیوالے طالب علم عزیز محمد جاوید نے ۴۳۲/۵۵۰ نمبر حاصل کئے تین وظائف متوقع ہیں الحمد للہ

(ہیڈ ماسٹر)

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے امیر جماعت مکرم چوہدری احمد جان صاحب کی صدارت میں ایک اجلاس عام مسجد نور میں ۱۲/۵ بروز ہفتہ صبح ۹ بجے منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت کے علاوہ مستورات بھی شامل ہوئیں پروگرام کے مطابق تلاوت قرآن کریم کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق کتب مقدسہ کی پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات کی روشنی میں اور آنحضرت غیروں کی نظر میں کے موضوعات پر علی الترتیب مکرم محمود احمد صاحب مختار مولوی فاضل، مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب پی۔ ایچ ڈی، مکرم محمد اکبر افضل صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ بعدہ مکرم دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

آخر پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی نے احباب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔

دوران اجلاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام مکرم مولوی صالح محمد صاحب شاہد اور چوہدری مبارک احمد صاحب ایم ایس سی نے خوش الحانی سے پڑھا یہ اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہنے کے بعد دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

۱۔ عاجز کی اہلیہ بعارضہ بخار بیمار چلی آرہی ہیں۔ کمزوری دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے سخت تشویش ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔ مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا دے۔

(محمد اسلم ایاز انسپکٹر جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

ضروری اعلان

مکرم بدر سلطان صاحب اختر مراقب خدام الاحمدیہ مرکزیہ جہاں بھی ہوں فوری طور پر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے رابطہ قائم کر دیں۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

9949

ڈ نمبر ایل ۵۷۵۳